منظر پھلوری کی غیر منقوط منظوم اردو کتبِ سیرت کا جائزہ

A Review of Gair Munqot Manzoom Urdu Books of Seerah by Manzar Phaloori

Dr. Asma Aziz
Assistant Prof. Deptt. Islamic Studies, G. C. Women University Faisalabad
Email: asmaaziz@gcwuf.edu.pk
ORCiD: https://orcid.org/0000-0002-2599-8757
Anam Sattar
Department of Islamic Studies, Government College Women University Faisalabad,
Email: anamsattar654@gmail.com
Umm e Aymen
Department of Islamic Studies, Government College Women University Faisalabad,
Email: Ummeaymen38@gmail.com

ABSTRACT
Sirah writing is a very blessed work for Muslim authors, autobiographers and poets. There is great literature of Seerah available in Urdu language in form of autobiography of Hazrat Muhammad (SAW) and poetry about him. The praising of Hazrat Muhammad (SAW) is an honor for Muslim poets. Terminologically this act is called Naat. In the Art of Sirah Writing and Naat-Goai, Ghair Manqot Manzoom/ Sante writing a very unique literature is available.Ghair Munqot Art and Literature is an unique type of literature. This literature is only linked with the languages of East i.e. Arabic, Perscian, Urdu and Punjabi languages. The study of non-dotted literature highlights its demanding and interesting nature, as authors sacrifice their time and effort to complete complex tasks and provide the world with a deeper understanding of literature. In this type of literature, those letters of language are used in writings that are free from “Noqta/ dot”. This is not very easy so it is very important that writers and poets must have a bag range of vocabulary in concerned language and synonyms are used that are free from Noqta or dots. Many writers and poets imparted to produce their contribution in this field. This research deals with the review of Manzar Phalowri’s Ghair Manqot books of Naat i.e i. Walli Lolak ii. Mah-e-jira iii. Arham-e-Alam. This research helps to highlight that this work is the valuable and quality literature of their respective fields.
Keywords: Seerah Writings, Urdu Literature, Ghair Manqot, Manzoom (Poetry), Manzar Phalowri

تمہید

نعت عربی زبان کا لفظ ہے۔ نعت کے لغوی معنی تعریف، وصف اور خوبی کے ہیں۔ نعت سے مراد کسی شخص کی خوبیاں بیان کرنا ہے۔ لیکن عربی اصطلاح میں نعت سے مراد وہ نظم ہے جس میں حضرت محمدؐ کی مدحت اور ثناء خوانی اخلاق حسنہ اور تعریف و توصیف کا بیان اور سیرت پاک کا ذکر ہو۔[۱] نعت کے لغوی معنی تعریف و توصیف کے ہیں اور اصطلاحی معنی شعری اصناف میں حضرت محمدؐ کی تعریف و توصیف کرنا کے ہیں۔[۲] اس حوالے سے نعتیہ کلام کو منظوم کتبِ سیرت بھی کہا جاتا ہے۔ منظوم کتبِ سیرت سے مراد نعتیہ کلام کے ذریعہ آپؐ کی تعریف بیان کرنا اور آپؐ کے زندگی کے طور طریقے بیان کرنا ہیں۔ عربی، فارسی اور اردو شاعری میں نعت اپنے تنوع، مقدار، موضوع اور معیار کے اعتبار سے تمام اصناف، شاعری میں نمایاں اور ممتاز مقام رکھتی ہے۔ اردو کی نعتیہ شاعری، نعتیہ کلام یوں کہیں کہ منظوم کتب سیرت میں منظر پھلوری نے اپنی وساعت و ذہانت کے اعتبار سے منظوم کتاب قرباں شہِ والا ﷺ تحریر کیں۔ اپنی اعلیٰ ذہانت اور وصف کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے خاص کرم سے عشق رسول ﷺ میں ڈوب کر غیر منقوط منظوم کتبِ نعت تحریر کیں۔ درج ذیل مقالہ میں منظر پھلوری کے غیر منقوط نعتیہ کلام کا جائزہ ذیل میں لیا جاتا ہے۔ منظر پھلوری صاحب کی چار کتب (الف) والی لولاک ﷺ (ب) ارحم عالم ﷺ (ج) ماہِ حراہیں (د) اساسِ ادلّہ ہیں۔

تعارف مصنف

منظر پھلوری کا خاندانی نام جو والدین نے رکھا تھا۔ عبد المجید افضل ہے۔ یہ آپ کا خاندانی اور اصل نام ہے۔[۳] عبد المجید افضل صاحب نے اپنے لیے قلمی نام منظر پھلوری پسند کیا اور غیر منقوط نعت کے لیے سائلؔ تخلص پسند کیا۔[۴] چونکہ آپ کی شاعری غیر منقوط یعنی نقطوں کے بغیر ہے اس لیے آپ نے اپنے لیے تخلص بھی غیر منقوط سائلؔ رکھا۔ منظر پھلوری صاحب کی تاریخ پیدائش انگریزی سال کے مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۷۳ء ہے۔

آپ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک گاؤں پھلور میں پیدا ہوئے۔[۵] اسی نسبت سے آپ نے اپنا تخلص یعنی قلمی نام پھلوری رکھا۔ منظر پھلوری صاحب نے پنجابی اور اردو میں (ایم۔اے) کیا اور ایم ایڈ کی ڈگری بھی حاصل کی۔[۶]

منظر پھلوری صاحب نے خود کو شعبۂ تدریس سے منسوب کیا۔ اس کے علاوہ آپ ملتان کے ”ساغر میگزین“ میں اعزازی مدیر کی حیثیت سے بھی شامل ہیں۔[۷]

(الف) "والیٔ لولاک"

"والیٔ لولاک" نعتیہ کلام کا مجموعہ (۱۲۸) صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی اشاعت یکم جنوری ۲۰۱۵ء بمطابق ۱۴۳۶ھ کو سلیم نواز پرنٹرز، عید گاہ روڈ، گجر بستی فیصل آباد سے شائع ہوئی۔[۸] درج ذیل کتاب جس میں کل ۳۷ عنوانات سے نعتیہ کلام پیش کیا گیا ہے۔ لیکن (۱) عنوان کے علاوہ سبھی کا نام "مدح محمد ﷺ" رکھا گیا ہے۔ اور "مدح محمد ﷺ" کے نام سے (۳۶) عنوانات ہیں۔ ایک (۱) عنوان "مرا کملی والا" سے نعتیہ کلام شروع ہوتا ہے۔ یہ صفحہ نمبر (۹۸) پر مشتمل ہے۔[۹]

درج ذیل کتاب "والی لولاک" تصنیف کرنے کا مقصد شاعر کا "عشق رسول ﷺ" عام کرنا ہے۔ شاعر نے "عشق رسول ﷺ" میں گم ہو کر درج ذیل تصنیف تحریر کی اور لوگوں کو آگاہی دی کہ نعتیہ کلام منقوط الفاظ کے ساتھ ساتھ غیر منقوط الفاظ میں بھی پیش کیا جاسکتا ہے جو کہ بظاہر بہت ہی مشکل کام لگتا ہے۔ مگر ناممکن نہیں۔

درج ذیل کلام کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ نعتیہ کلام غیر منقوط ہے۔ یعنی بے نقاط لکھا گیا نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔ ہر ایک "مدح رسول ﷺ" "عشق رسول ﷺ اپنی مثال آپ ہے۔ شاعر نے اپنے لیے تخلص "سائل" استعمال کیا ہے۔ ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کتاب کے بارے میں لکھنے والوں نے غیر منقوط الفاظ میں ہی تعریف بیان کی ہے جو کہ درج ذیل ہے:

ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ نے شاعر اور اس کی شاعری کو داد دیتے ہوئے غیر منقوط الفاظ میں لکھا ہے اور "منظر پھلوری" صاحب کو ان کے تخلص سے مخاطب کیا ہے۔ یعنی یہاں یہاں ان کے نام آنا تھا وہاں وہاں لفظ "سائل" استعمال کیا ہے۔ مزید یہ کہ "ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ" صاحب نے شاعر کو رسول اللہ ﷺ کا "لاڈلا" قرار دیا ہے۔ جس کو وہ غیر منقوط الفاظ میں یوں لکھتے ہیں:

> "والی و مولائی محمدؐ رسول اللہ سے لاڈ ہماری رگوں کے دُروں رُواں دواں لہو کی اصل الاساس ہے۔ عوالم کا کوئی اہلِ روح ہو، وہ مرد ہو کہ امرا، حاکم ہو کہ محکوم مال دار ہو کہ محروم، عالم ہو کہ مورکھ، معلّم ہو کہ سائل، امام ہو کہ اطاع کار، والد و والدہ ہو کہ اولاد، عادل ہو کہ مدعّی، اس طرح کوئی ہی ہو، ہر اک کا دلی ارادہ اور سعی ہے کہ وہ محمدؐ و احمد، حامد و محمود، اُمر و اکمل، اوّل و اولیٰ، اُمّی و عالم، طاہر و مطہّر، مرسل و ارسل، محرم و مکرّم، مصلح و صالح، مصلّی و معطی، داعی و راعی، ہادی و والی، حاصلِ وحی و حاملِ لواء الحمد، رسول

اللہ کے واسطے مر مٹے۔ اس مسعود کامگاری کے واسطے کے حصول کے واسطے ہر کسی کی دلی سعی ہوئی کسی کی سر کو وار کر، کسی کی دھڑ کو وار کر، کسی کی مال کو وار کر، کسی کی اولاد کو وار کر اور کوئی اوّل دور سے لے کر اس دور کی حد، مدحِ رسول کہ کر اور لکھ کر رسولِ مکرّم سے لاڈ کی عکس کاری کر رہا ہے۔ عہدِ رسول سے لے کر اس دور کی حد مدحِ رسول کے حوالے سے ہر کوئی لکھ رہا ہے، اور اعلیٰ سے اعلیٰ لکھ رہا ہے۔ اعلیٰ اس واسطے کہ ہمارا رسول ہی حدّ ِکمال اعلیٰ و اولیٰ ہے۔"(۱۰)

مزید بر آں ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ کا کہنا ہے کہ میرے خیال میں "سائل" رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لاڈ کا کوئی الگ ہی معاملہ رکھتے ہیں۔ مجھے یوں لگتا ہے کہ روز محشر سائل کے لیے سب سے منفرد صدا لگائی جائے گی کہ آکر رسول اکرم ﷺ کی رحمت کی شادر میں چھپ جاؤ۔ جس کو ڈاکٹر صاحب نے غیر منقوط الفاظ میں یوں لکھا ہے:

"مرا الماس کی ٹھوس گماں ہے "سائل" کا رسول اللہ ﷺ سے کوئی الگ ہی لاڈ کا معاملہ ہے۔۔۔ اس کے صلے۔۔۔ مرا کامل و اکمل گماں ہے کہ عالمِ معاد۔۔۔ سائل کے واسطے الگ ہی صدا لگے گی۔۔۔ کہ آؤ۔۔۔ اور رسول اللہ ﷺ سے کرم اور اکرام کی ردا اوڑھالو۔۔۔ اے اللہ اسی طرح ہو۔ سائل کی طرح اللہ مالک و مولیٰ کا اک کرم اس عاصی کو حاصل ہوا ہے کہ مکمل کلام اللہ کی روداد کو اردوئے معرا کے کلموں کے دروں ڈھالا ہے اور مرا وہی کام عالمِ معاد۔۔۔ رہائی کا حوالہ ہے۔ اللہ کرے۔۔۔ "سائل" کی طرح مرے کام کو اللہ اور اس کے رسول کے ہاں سے کامگاری عطا ہو۔۔۔ اور ہر دو مسرور ہوں۔"(۱۱)

"سائل" نے اپنی غیر منقوط شاعری "نعتیہ کلام" کا آغاز "بسم اللہ" کے غیر منقوط ترجمہ سے کیا ہے۔

بسم اللہ کا غیر منقوط ترجمہ:

"اللہ کے اسم گرامی سے کہ وہ کمال مہر والا، کمال رحم والا ہے۔"(۱۲)

شاعر نے غیر منقوط نعتیہ کلام کے آغاز سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں "حمد باری تعالیٰ" بھی پیش کی ہے تاکہ اللہ کی رحمتیں برستی رہیں اور ان کا کام فراوانی کے ساتھ آسانی سے محبوب خدا کی مدح بیان کرنے میں گزر جائے۔ "حمد الٰہی" کے چند غیر منقوط اشعار درج ذیل ہیں:

”حمدِ الہ“

مالک الملک والی عالم
معطی و محصی ، راحم و ارحم
وہ احد ، اللہ الصمد ہے وہی
دل کا درماں وہی ہے ردِ الم
اس کا ڈر اعلیٰ سارے عالم سے
ہر کسی سے کلاں وہی ہے اھم(۱۳)

”سائل کے کلام سے درود و سلام“

صلِّ علیٰ ہر کا ہمدم
صلِّ علیٰ ہر دکھ کا مرہم(۱۴)

صلِّ علیٰ ہی ہر اک کا ولی ہے
صلِّ علیٰ مصری کی ڈلی ہے(۱۵)

درج بالا غیر منقوط اشعار میں شاعر نے حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کی شان بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ پر درود و سلام کے تحائف بھیجے ہیں۔ درود و سلام بھیجتے ہوئے شاعر آپ ﷺ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ ہر ایک غم خوار کے ہمدرد ہیں اور تمام دکھوں کی مرہم آپ ﷺ ہی ہیں۔

”ہر درد کا حل“

اللہ کے دلدار کا ہر حکم اٹل ہے
دو اس کو سلامی کہ وہ ہر درد کا حل ہے(۱۶)

”دکھ درد کے ماروں کو ”سائل“ کی صدا“

درج ذیل اشعار میں شاعر دکھ درد کے ماروں کو صدا لگاتے ہوئے یوں لکھتا ہے:

وہی ارحم کرم والا وہی طٰس وہی طٰہٰ

وہی سلطاں وہی اعلیٰ محمد الرسول اللہ(۱۷)

وہی علم و عمل کا ہادیِ کامل وہی عادل
وہی دلدار اللہ کا محمد الرسول اللہ(۱۸)

اسی کے اسم سے سائل مرے دل کو ولا حاصل
وہی ہے حوصلہ ہر اک کا محمد الرسول اللہ(۱۹)

درج بالا تمام غیر منقوط اشعار میں شاعر تمام دکھ درد کے ماروں کو صدا لگاتے ہوئے اپنے فن کمال کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہی وہ در ہے جس سے ہمارے تمام دکھ درد کا مداوا ممکن ہے۔ مزید یہ کہ شاعر نے لکھا ہے کہ یہی وہ نام ہے جس کا ورد کرنے سے میرے دل کو سکون و اطمینان حاصل ہوا اور آپ ﷺ ہی ہر ایک کا حوصلہ ہیں۔ کیونکہ "آپ ﷺ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔"

"سب کا آسرا مرا کملی والا"

درج ذیل غیر منقوط اشعار میں شاعر نے آپ ﷺ کو "مرا کملی والا" کہہ کر پکارا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ آپ ﷺ سب کا آسرا اور سہارا ہیں:

وہ علم و عطا ہے امامِ ہدیٰ ہے
اسی کی ولا ہے وہی آسرا ہے
رسولِ عطا ہے دعا ہے دوا ہے
وہ ہر اک سے اعلیٰ مرا کملی والا(۲۰)

(ب) "ارحم عالم"

مندرجہ ذیل کتاب "ارحم عالم" بھی منظر پھلوری کی غیر منقوط نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔ مندرجہ ذیل کتاب میں "شاعر" نے آپ ﷺ کی "مدح بیان" کی ہے۔ یہ کتاب میرے پاس "Pdf" میں موجود ہے۔ (۱۴۷) صفحات پر مشتمل یہ کتاب یکم ربیع الاوّل ۱۴۳۴ھ بمطابق جنوری ۲۰۱۳ء کو جہاں الحمد پبلی کیشنز کراچی سے شائع ہوئی۔(۲۱) درج ذیل کتاب "ارحم عالم" ۱۵۰ صفحات پر مشتمل (۵۲) نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔(۲۲) اس نعتیہ کلام کے مجموعہ کو ۲۰۱۴ء کی قومی سیرت کانفرنس میں صدارتی ایوارڈ بھی ملا اور اس کتاب کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی

ہے۔ درج ذیل کتاب تصنیف کرنے کا مقصد مسلمانوں کے دل میں عشق رسول ﷺ کو اجاگر کرنا ہے۔ نعتیہ کلام کے ذریعے غم کے ماروں کو حوصلہ دینا ہے کہ ان کا والی ان کا ہمدرد ان کا غم خوار ایسا ہے جو تمام انبیاء کا سردار ہے۔ جو رب کائنات کا محبوب ہے۔ وہ ہستی جس کے ایک اشارے سے چاند دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے۔ وہ محبوب رب کائنات جس کے ایک اشارے سے سورج بھی واپس لپٹ آئے۔ درج ذیل نعتیہ کلام کے مجموعہ کی اہم خصوصیات یہ ہے کہ یہ کتاب (۴۸) نعتیہ کلام اور (۱) حمد الٰہی کا مجموعہ ہے۔ اس نعتیہ کلام میں بہت حد تک اثر انگیزی ہے کہ بتانے پر ہی پتہ چلتا ہے کہ کلام غیر منقوط کلام ہے۔ یہ کلام اتنا پر اثر انداز میں لکھا گیا ہے کہ پڑھنے والے کے دل میں گھر کر جائے۔ یہ کلام بہت پُر اثر ہے کیونکہ یہ کلام عشق محمدیہ ﷺ میں ڈوب کر لکھا گیا ہے اور پڑھنے والا بھی پڑھتے پڑھتے مسرور ہوتا ہے اور اس قدر اس کے دل میں عشق محمدیہ ﷺ اجاگر ہوتا ہے کہ یہ لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے۔

لکھاریوں نے اپنے اپنے الفاظ میں اردوئے معرا کلموں میں شاعر کو داد دی اور خراج تحسین پیش کیا ہے۔

ریاض احمد قادری نے غیر منقوط الفاظ میں یوں خراج تحسین پیش کیا ہے:

> ”مدح سرکار دو عالم کا سلسلہ دہر کے مطلع اوّل سے ہے۔ مدح سرورِ دو عالم کارِ اعلیٰ ہے۔ اک عمل سعد اور سعی اعلیٰ ہے۔ مدح اللہ کی عطا ہے۔ اسے دوام حاصل ہے۔ معریٰ مدح اور اعلیٰ ہے۔ کلمہ اول معریٰ ہے۔ اسم اللہ و اسم سر کا معریٰ ہے۔“(۲۳)

رسالہ مدح محمد ”ارحم عالم“ کا لکھاری درِ احمد کا سائل ہے۔ اسے مدحِ درِ محمد ﷺ سے حاصل ہوئی۔ وہ ولائے رسول مکرم ﷺ کا حامل ہے۔ اس کی ادا اولا و اعلیٰ ہے۔ لوگوں سے اسے داد ملے گی۔(۲۴)

طاہر سلطانی شاعر نعت و حمد ہیں۔ طاہر سلطانی نے غیر منقوط الفاظ میں ”شاعر“ کو یوں داد دی ہے:

> ”اللہ کے کرم سے، سائل کو سرورِ دو عالم ﷺ کی مدح سرائی کا علم حاصل ہوا۔ رسول اکرم ﷺ سرورِ عالم ﷺ کا کرم ہی کرم اور عطا ہی عطا ہے کہ سائل حضور اکرم ﷺ کی مدح سرائی کر رہا ہے۔ سائل کا اصل محور سرکار ﷺ کی مدح سرائی ہے۔ وہ سرکار دو عالم ﷺ کے در کا گدا ہے۔“(۲۵)

طاہر سلطانی ”شاعر“ کو دعا دیتے ہوئے غیر منقوط الفاظ میں یوں لکھتے ہیں:

"ارحم عالم" کے اسم مکرم کا ورد کر کے سائلؔ مسرور ہے۔ اس لیے کہ رسول اکرم ﷺ کی مدح سرائی سے اسے آگہی ملی ہے۔
دلِ طاہر کہہ رہا ہے کہ سائلؔ کے کلام سے لوگوں کے دلوں کو سرور ملے گا۔
اے اللہ! سائلؔ کو صدا مسرور رکھ اور اس کے گھر والوں کو گلوں سے مہکی ہوئی ردا عطا کر دے اور سائلؔ کی سعی کو دمکا کر اس سے لوگوں کے دلوں کو مہکا دے۔"(۲۶)

سید مختار گیلانی نے بھی "سائل" کو غیر منقوط الفاظ میں داد دیتے ہوئے یوں لکھا ہے:

"کلام معرا ہو، کہ معکوس معرّا، ہر مسلم کو معلوم ہے کہ محامدِ سرکار دو عالم ﷺ کا حصر و احصاء آدمی کے لیے معدوم الامکاں ہے۔ مگر ہمہ اس کے ہر دلدادہِ محمد ﷺ و آل رسول ﷺ کا دل معمورِ ارادہ و ارماں ہے کہ دلدارِ الٰہی کی مدح سرائی کر کے دمِ معاد مملوک مداحِ رسول معدود ہووے۔
سائلؔ کی مدح سرا ممدوح الٰہی "ارحم عالم" کہ کلام معرا کے طرّہِ کمال کی حامل ہے، اللہ کے کرم اور مہر رسول سے گل ہائے مدح رسول ﷺ سے مسکائے مہکائے ہار کے اک گل معطر کے طور اور لآلی ولائے رسول سے مرصع مالا کے اک گوہرِ لمعہ دار کے طور، دائم معدود ہوا کرے گی۔ دعا ہے کہ سائلؔ کی اس سعی صالح کے حوالے سے، وہ اللہ و رسول ﷺ کے ہاں سے مطرِ اکرام و عطاء کے مورد ہوں۔۔۔ سائلِ درِ رسول ﷺ کا داماں دائمی سکھوں سے معمور رہے اور ہر طرح کا دکھ درد دور دور رہے۔ اللہ و رسول گام گام مددگار ہوں اور مآل کار، دم معاد سائلؔ کامگار ہوں۔"(۲۷)

"حمدِ الٰہ"

"سائل" نے غیر منقوط نعتیہ کلام کے مجموعہ کا آغاز غیر منقوط "حمدِ الٰہ" سے کیا ہے:

وہ ورائے مکاں ماورائے گماں
ہر کسی کی صدا ہے وہی حکمراں
حمد لاحد کہوں اس کی ہر ہر گھڑی

مہکا مہکا اسی سے ہے سارا سماں
سائلِ لادوا کو عطا ہو کرم
درد سے دور حاصل ہو عمرِ رواں(۲۸)

حمدِ باری تعالیٰ کے آخری شعر میں شاعر نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ "سائل" کو اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے سارے دکھ درد مٹ جائیں۔

"حضرت محمد ﷺ کا احسان"

درج ذیل عنوان کے تحت شاعر نے اپنے اشعار میں رسول ﷺ کا انسانوں پر احسان بتاتے ہوئے غیر منقوط الفاظ میں یوں اشعار کہے:

ہے احساں کلام اللہ لائے محمد ﷺ
دلوں کو ہے حاصل ولائے محمد ﷺ
سہارا محمد ﷺ کا عالم سے اعلیٰ
ہے عالم کا سلطاں گدائے محمد ﷺ(۲۹)

درج بالا غیر منقوط اشعار میں شاعر نے محمد رسول اللہ ﷺ کا ہم پر احسان بتاتے ہوئے کہا ہے کہ آپ ﷺ تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آئے۔ آپ ﷺ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ ہمیں زندگی گزارنے کے طریقے سکھانے کے لیے اللہ کا کلام ہمارے لیے لے کر آئے۔ حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ﷺ تمام بادشاہوں کے بادشاہ ہیں۔ آپ ﷺ تمام جہانوں سے اعلیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی خاطر ہی اس جہاں فانی کو بنایا۔

"سارے درد کا حل"

درج ذیل عنوان کے تحت شاعر نے غیر منقوط اشعار میں آپ ﷺ کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ آپ ﷺ تمام دکھ درد کا حل ہیں۔

صلِّ علیٰ وہ درد کا حل ہے
اس کا حکم اٹل سے اٹل ہے
صلِّ علیٰ وہ دل کی صدا ہے

رحم و کرم کا وہ مولا ہے(۳۰)

درج بالا غیر منقوط اشعار میں شاعر نے لکھا ہے کہ "صلِّ علیٰ" کا ورد کرنے سے تمام دکھ درد مٹ جاتے ہیں۔ آپ ﷺ تمام انسانیت کے لیے سراپائے رحمت ہیں۔ آپ ﷺ کے نام پر ورد کرتے ہوئے ہمیشہ دل اور زبان "صلِّ علیٰ" سے تر رہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں برستی رہیں۔ (سبحان اللہ)

"صلِّ علیٰ کامل"

درج ذیل عنوان سے پتا چلتا ہے کہ شاعر آپ ﷺ کی ذات اقدس کو ہر لحاظ سے یعنی مکمل قرار دیا ہے۔

صلِّ علیٰ وہ ہادی ، سرور
صلِّ علیٰ وہ طاہر ، اطہر
صلِّ علیٰ وہ عالم کا حامل
امّی ہو کر ہادیِ کامل(۳۱)

درج بالا غیر منقوط اشعار میں شاعر نے کہا ہے کہ آپ ﷺ کی ذات اقدس ہدایت کا ذریعہ ہے۔ آپ ﷺ کی ذات ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ اُمّی ہو کر تمام جہانوں کے معلم ٹھہرے۔ آپ ﷺ نے ہر لحاظ سے ہر صنعت کاری کے لحاظ سے زندگی کے ہر موڑ پہ زندگی گزارنے کا طریقہ بتایا اور آپ ﷺ کی ذات مبارکہ ہی ہمارے لیے اعلیٰ نمونہ ہے۔

"دکھ درد کے ماروں کو آسرا محمد ﷺ"

عالم کے واسطے اسے ہر آسرا کہو
ہر اک کرم کا ، رحم کا ، ہر سلسلہ کہو
اس کے ہی دم سے سارے مکمل ہوئے عمل
اور اس کو ہی مداوا ہر اک درد کا کہو(۳۲)

درج بالا غیر منقوط اشعار میں شاعر حضور اقدس ﷺ کی مثال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ تمام دکھی انسانوں کا آسرا ہیں۔ انسان تو انسان آپ ﷺ تمام عالم کے لیے رحمت ہیں۔ سب کا آسرا ہیں۔ ہر ذی روح آپ ﷺ کی ذات کے سہارے سرخرو ہے۔ آپ ﷺ کی ذات اقدس ہی تمام دکھوں کا مداوا ہیں۔

آپ ﷺ کی ذات ہر ذی روح کے لیے باعث رحمت ہیں۔ آپ ﷺ کا کرم ہر بشر کے لیے ہے۔ آپ ﷺ کی ذات اقدس سے ہی اس عالم کا وجود بر قرار اور قائم ہے۔

(ج) "ماہِ حرا"

مندرجہ ذیل غیر منقوط نعتیہ کلام کا مجموعہ "ماہِ حرا" بھی منظر پھلوری کا نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔ درج ذیل نعتیہ کلام کا مجموعہ "منظر پھلوری" صاحب کی کتاب "سارے اسم محمد ﷺ کے" میں صفحہ نمبر (۱۸) سے شروع ہوتا ہے۔ اس کے کل صفحات تقریباً (۱۲۸) ہیں۔ درج ذیل غیر منقوط کتاب کا مطالعہ کرنے سے لگتا ہی نہیں کہ یہ غیر منقوط کلام ہے۔ شاعر نے اس قدر اس کو سادہ ترین اور آسان الفاظ میں مرتب کیا ہے۔ اس قدر سہل اور سادہ ترین الفاظ میں مسلسل روانی کے ساتھ یہ کلام لکھا گیا ہے کہ کوئی بھی مطالعہ کا شوق رکھنے والا انسان اس کو بآسانی پڑھ اور سمجھ سکتا ہے۔ اس کلام کو سمجھنے کے لیے کوئی خاص علم کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کلام عشق محمدیہ ﷺ کی مکمل طور پر عکاسی کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ "اسم محمد ﷺ" تمام کتابوں اور تحریروں سے اعلیٰ تحریر ہے۔

درج ذیل کتاب تصنیف کرنے کا مقصد اہل مطالعہ، اور علم کا شوق رکھنے والوں کے لیے خاص طور پر تحریر کی گئی ہے۔ درج ذیل کلام کا ایک ایک مصرعہ ایک ایک شعر کا ایک ایک حرف عشقِ محمد ﷺ میں ڈوبا ہوا ہے۔ ایسے لوگ ہی اس فانی دنیا اور آخرت میں کامیاب و کامران ہیں جو اپنے دلوں کو عشقِ حقیقی اور عشق محمدیہ ﷺ سے منور رکھتے ہیں۔ اسی قسم کے لوگ سرخرو ہیں اور اس کتاب کو پڑھنے کے بعد اس کا ایک ایک شعر ہمارے دلوں کو عشق محمدیہ ﷺ سے لبریز کراتا ہے۔ ہمارے دلوں کو سکون اور روح کو تروتازہ کر دیتا ہے۔ اس سادہ ترین غیر منقوط کلام کو پڑھنے کے بعد روحانی کیفیت میں عجیب سے تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ گویا روح نے دوبارہ نئے سرے سے جنم لیا ہو۔

درج ذیل غیر منقوط نعتیہ کلام کی ایک خاص اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ سادہ ترین الفاظ میں تحریر کیا گیا ہے۔ اور عام فہم رکھنے والا شخص بھی اسے بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ اس کلام کو پڑھنے کے بعد دل میں سکون و اطمینان پیدا ہوتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ گویا اب تمام دکھ دردوں کو مداوا "اسم محمد ﷺ" پکارنے سے حاصل ہو جائے گا۔

مصنف نے غیر منقوط الفاظ میں اس کلام کے بارے میں یوں بیان کیا ہے:

> "سائل کی طرح ہر گدا کو علم ہے کہ سرکار کا در ہی آسرا ہے، وہی در سہارا ہے، ہر دکھ اور درد کی دوائی سرکار کے در سے حاصل ہو گی۔ "ماہِ حرا" کا سارا کلام اسی سہارے کے سلسلے کی کڑی ہے، الحمد اللہ اور صد احساں اس مصور

عالم کا کہ کلام عاطلہ کا علم حاصل ہوا اور کام مکمل ہوا، ہر آدمی کا دلی ارادہ ہے
کہ اسی درِ رسول سے کرم کی کمائی حاصل ہو۔
سائل درِ رسول ﷺ سے لگ کے علم و آگہی کے لمعہ سے مالا مال ہوا ہے۔
علمی گہما گہمی اسی در سے حاصل ہوئی ہے اور وہی درِ مطہر رہائی کا واحد سہارا
ہے۔
اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہر کسی کو سرکار محمد ﷺ کی کھری اور اعلیٰ و الٰہی عطا
کرے۔"(۳۳)

درج ذیل کلام کو بذریعہ امثال ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

"حمد الٰہ"

وہی ہے مالک وہی ہے مولا	وہی الٰہ ہے وہی احد ہے
کہے لساں ہر گھڑی ہی کلمہ	وہی الٰہ ہے وہی احد ہے
ہے روح و دل کا وہی مداوا	وہی الٰہ ہے وہی احد ہے(۳۴)

درج بالا غیر منقوط حمد باری تعالیٰ میں شاعر اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی سب کا مالک و مولا ہے۔ تمام جہانوں کا پالنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

"رسول مکرم ﷺ پر درود و سلام"

شاعر نے "والی لولاک ﷺ" اور "ارحم عالم ﷺ" کی طرح درج ذیل نعتیہ کلام "ماہِ حرا" میں بھی رسول اکرم ﷺ کو درود و سلام کا تحفہ بھیجا ہے۔

سلام اے ہادئ دوراں سلام اے سرمدی احساں
سلام اے درد کے دارو، سلام اے درد کے درماں(۳۵)

سلام اے سارے لوگوں کی مرادوں کی گُہر مولا
سلام اللہ کے مہماں سلام اے والا سے والا(۳۶)
سہاروں کے سہارے کو سلام آگہی سائلؔ
رُکے گمراہی دل کی اور ملے آسودگی سائل(۳۷)

درج بالا تمام غیر منقوط اشعار میں شاعر نے حضرت محمد ﷺ خاتم النبین ﷺ پر درود و سلام بھیجا ہے اور ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی تعریف بھی ہے۔ مزید بر آں شاعر نے اس درود و سلام کے آخری شعر میں اپنا تخلص استعال کیا ہے اور خود کو مخاطب کر کے کہا ہے کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ جو تمام بے آسروں کو سہارا دینے والے ہیں ان کو مسائل ﷺ کا سلام اور ان کے دم سے ہی سائل کا زنگ آلود دل صاف اور شفاف ہوا ہے اور آسودگی ملی ہے۔

"مرا کملی والا"

درج ذیل عنوان سے پتا چلتا ہے کہ شاعر کس قدر عشق رسول ﷺ میں مبتلا ہو کر یہ نعت لکھ رہا ہے۔ "مرا کملی والا" عنوان سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شاعر پوری طرح عشقِ رسول میں ڈوبا ہوا ہے اور انتہائی عاجزی وانکساری میں یہ نعت لکھ رہا ہے۔ غیر منقوط "مرا کملی والا" نعت کے چند اشعار مندرجہ ذیل ہیں:

وہ محروم لوگوں کا والی و ساعی
کرم کا ہے دھارا مرا کملی والا(۳۸)

وہ درد و الم کی دوا کملی والا
دکھوں کا مداوا مرا کملی والا(۳۹)

"صلِّ علیٰ"

درج ذیل عنوان کے مطابق حضرت محمد ﷺ کی تعریف بیان کرتے ہوئے ساتھ ساتھ "صلِّ علیٰ" کا ورد بھی کیا ہے۔ جس کی مثال درج ذیل ہے:

درد و الم کی اک ہی دوا ہے
ہر اک ورد ہی صلِّ علیٰ ہے(۴۰)

مہکا عالم اس کی ولا سے
ساری مہک ہے صلِّ علیٰ سے(۴۱)

شاعر نے آپ ﷺ کی مدح بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سارا جہاں آپ ﷺ کی خوشبو سے مہک رہا ہے۔ "صلِّ علیٰ" کی خوشبو فضاؤں میں ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔ شاعر نے آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے کیا

خوب لکھا ہے کہ "سارا عالم اس کا گدا ہے، ہر اک کلمہ صلِّ علیٰ ہے۔"یعنی آپ ﷺ سب کے داتا ہیں اور سارا جہان آپ ﷺ کے در کا گدا ہے۔

"سرورِ عالم"

غیر منقوط اشعار میں شاعر نے مدح رسول ﷺ بیان کرتے ہوئے یوں لکھا ہے:

وہ ہے اکمل و کامل
وہ ہر علم کا حامل
اس کا گائے ہر دل
وہ ہے سرور عالم(۴۲)

درج بالا غیر منقوط اشعار میں شاعر نے آپ ﷺ کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ ﷺ اکمل و کامل ہیں۔ یعنی ہر لحاظ سے مکمل ہیں۔ آپ ﷺ ہر علم کو جاننے والے ہیں۔ آپ ﷺ کسی بات سے کسی بھی علم سے لاعلم نہیں ہیں۔ آپ ﷺ سرور کائنات ہیں۔ ہر کوئی ہر دل آپ ﷺ کی مدح کے گیت گاتا ہے۔

حاصل بحث

شاعر نے غیر منقوط نعتیہ کلام میں اپنے فنِ کمال کا اظہار کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ عشقِ رسول ﷺ میں ڈوب کر عاشقانِ رسول ﷺ کوئی بھی کارنامہ سرانجام دے سکتے ہیں۔ سائل نے عشقِ رسول ﷺ کی مثال قائم کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ عاشقانِ رسول ﷺ کے لیے کچھ بھی ناممکن نہیں ہے۔ درج بالا تینوں کتب کے جائزہ سے پتہ چلتا ہے کہ شاعر نے اپنی تینوں غیر منقوط نعتیہ کلام کے مجموعہ کی شروعات "حمد الٰہی" سے کی ہے اور ہر مجموعہ میں آپ ﷺ پر درود و سلام کے تحائف بھیجے ہیں۔ سائلؔ نے اسے اپنا ذریعہ نجات سمجھا ہے۔ شاعر کے نزدیک دنیا اور آخرت میں فلاح پانے کے لیے درج ذیل کلام بہت مفید ہے اور عشق رسول ﷺ میں مبتلا ہو کر یہ تینوں کتب شائع کی ہیں۔ اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ (میری بھی یہ دعا ہے کہ سائلؔ کی یہ مراد پوری ہو اور یہ کتب ان کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی کا سبب بنے۔ آمین)

سفارشات

درج ذیل مقالہ سے چند سفارشات ہیں جو اس فن کو بہتر بنانے اور عام لوگوں میں بھی اس فہم و ادراک میں مددگار ثابت ہوں گی۔ مندرجہ ذیل ہیں:

1. نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کا ادب واحترام زندگی کے ہر معاملے میں مقدم ہے۔بے نقط الفاظ کے استعمال میں ادب واحترام کے دائرہ سے کسی صورت بھی باہر نہیں آنا چاہیے۔
2. نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کا ادب واحترام زندگی کے ہر معاملے میں مقدم ہے۔بے نقط الفاظ کے استعمال میں ادب واحترام کے دائرہ سے کسی صورت بھی باہر نہیں آنا چاہیے۔
3. غیر منقوط فن و ادب پر کام کرنے والے حضرات کو چاہیے کہ اس فن کے لیے واضح اصول و اسلوب مدون کریں۔
4. مصنفین و شعراء کو چاہیے کہ بعض مشکل ترین غیر منقوط الفاظ کے ساتھ ان کے معانی و مطالب بھی لکھیں تاکہ عام فہم رکھنے والے قارئین بھی آسانی سے استفادہ کر سکیں۔
5. سیرت المصطفیٰ ﷺ ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔اگر مقام ومفہوم واضح نہ ہو تو احکامات کی بجاآوری کیسے ممکن ہوسکے گی۔
6. اس فن پر کتب تحریر کرنا انتہائی محنت طلب کام ہے، مصنفین کی حوصلہ افزائی کے لیے سالانہ قومی سیرت کانفرنس میں اس فن پر کتب سیرت کا علیحدہ سے مقابلہ ہونا چاہیے۔
7. محققین اور طلبہ میں غیر منقوط مقالہ جات اور مضامین کا بھی اہتمام کیا جائے۔
8. جامعات میں ان کتب کے فنی جائزوں پر تحقیقی کام بھی ہونا چاہیے۔
9. وہ مصنفین جو غیر منقوط ادب تصنیف کر چکے ہیں انہیں چاہیے کہ اس کے اسلامی اصول وضوابط مرتب کریں۔ قرآن اور سیرت کے حوالے سے اس کے معیاری اسلوب کی وضاحت کریں اور واضح کریں تاکہ قرآن پاک اور نبی کریم ﷺ کی سیرت پر غیر منقوط کلام لکھتے ہوئے ادب ملحوظِ خاطر رکھا جاسکے۔
10. غیر منقوط روایت کو مزید پروان چڑھانے کے لیے یا مضبوط کرنے کے لیے جامعات میں اس پر سیمینارز منعقد کیے جائیں۔
11. ایم فل اور پی ایچ ڈی میں باقاعدہ غیر منقوط ادب پر آپشنل کورس پڑھایا جائے۔

حوالہ جات

1. ممتاز حسین، خیر البشر کے حضور میں، ادارہ فروغ اردو، لاہور، 1975ء، ص15
2. محمد اشرف کمال، ڈاکٹر، تاریخ اصناف نظم ونثر، رنگ ادب، کراچی، 2015ء، ص2
3. منظر پھلوری، سارے اسم محمد ﷺ کے، س ن، ص۳
4. ایضاً
5. ایضاً
6. ایضاً
7. ایضاً
8. منظر پھلوری، والی ٔلولاک، سلیم نواز پرنٹرز، فیصل آباد، ۲۰۱۵ء، ص۴
9. ایضاً، ص۹۸
10. ایضاً، ص۲۵
11. ایضاً، ص۳۰-۲۹
12. ایضاً، ص۱۰
13. ایضاً، ص۳۲-۳۱
14. ایضاً، ص۶۴
15. ایضاً، ص۶۶
16. ایضاً، ص۸۱
17. ایضاً، ص۱۳۲
18. ایضاً، ص۱۳۲
19. ایضاً، ص۱۳۳
20. ایضاً، ص۹۸
21. منظر پھلوری، ارحم عالم، جہاں ارحم عالم، الحمد پبلشرز، کراچی، ۲۰۱۳ء، ص۲
22. ایضاً
23. ایضاً، ص۱۵
24. ایضاً، ص۱۹
25. ایضاً، ص۲۰
26. ایضاً، ص۱۴
27. ایضاً، ص۲۴-۲۳

28. ایضاً، ص ۳۲
29. ایضاً، ص ۴۶
30. ایضاً، ص ۶۷
31. ایضاً، ص ۸۴
32. منظر پھلوری، سارے اسم محمد ﷺ کے، س ن، ص ۲۱
33. ایضاً، ص ۲۳۔۲۲
34. ایضاً، ص ۴۰
35. ایضاً، ص ۴۰
36. ایضاً، ص ۴۱
37. ایضاً، ص ۵۳
38. ایضاً، ص ۵۲
39. ایضاً، ص ۵۳
40. ایضاً، ص ۷۸
41. ایضاً، ص ۷۵
42. ایضاً، ص ۱۰۹